رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

قیمت چندہ پیشگی

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت } ۱

اخبار احمدیہ

احمدیہ اسلامیہ سلسلہ لنڈن ۳

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری ۵

خطبہ نکاح (استحق احمد اور صحیح تعریف کرنیوالا احمد ہے)

ظاہر کا اثر باطن پر

قرآن کریم پر آریہ مسافر کے اعتراضات کا جواب ۷

اشتہارات ۹

خبریں ۱۱ تا ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ❊ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۳۷ | مورخہ ۹ نومبر ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۸ ربیع الاول ۱۳۴۱ ہجری | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت رو بصحت ہے ٹانگ کا درد گو ابھی کسیقدر باقی ہے مگر تیز درد کا دورہ بند ہے ۔ روزانہ سیر کو تشریف لے جاتے ہیں ۔

(۲) ستمبر کے آخری عشرہ میں دفتر تالیف و اشاعت میں ۵۰ صالح کے سالم اور ۴۰۰ کے نصف نصف نوٹوں کی چوری ہوگئی تھی پولیس میں اسکی تحقیقات ہوئی ۔ مگر سراغ نہیں چلا ۔ دفتر کے ذمہ دار کارکنوں پر بوجہ عدم احتیاط کے نقصان کا ایک حصہ ڈالا گیا ہے ۔ موخر الذکر نوٹوں کے متعلق گورنمنٹ میں کارروائی ہو رہی ہے ۔

(۵) ۵ نومبر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ہمیت مالیرکوٹلہ تشریف لے گئے تھے واپس آگئے

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

دریائے نائیجیر کے پار ہزاروں کو پیغام

(گذشتہ سے پیوستہ)

از مولوی عبد الرحیم صاحب نیر

زنگیرو ۔ شمالی صوبجات کا سابق دار الحکومت زنگیرو اتار دو شینشی کے قریب ریلوے لائن پر واقعہ ہے ۔ نائیجیرین ریلوے کی مجوزہ توسیع میں زنگیرو جنکشن ہوگا ۔ یہاں پر ٹرین کافی عرصہ ٹھیرتی ہے ۔ زنگیرو پہنچنے سے قبل میرے سکرٹری نے اطلاع دی کہ ایک نیگا سیرالیونی احمدی جو زنگیرو اسٹیشن پر کلرک ہے اس ٹرین میں ہے ۔ اور درخواست کرتا ہے ۔ کہ پلیٹ فارم پر اتر کر دوسرے ممبران جماعت سے ملاقات کی جائے ۔ چنانچہ خاکسار پلیٹ فارم پر اترا ۔ اور اچھا خاصہ مجمع میرے اردگرد جمع ہوگیا ۔ چند فرنچ فوجی افسر بھی اس گاڑی میں ہم سفر تھے وہ بھی آگئے ۔ اور مصافحہ کے بعد لوگوں کو چند نصائح کیں ۔ مرکز سے تعلق مضبوط کرنے کی تاکید کی اور وعدہ کیا ۔ کہ اگر ہو سکا ۔ تو انشاء اللہ واپسی پر یہاں ٹھیرونگا اس مختصر تقریر کا یہ اثر ہوا ۔ کہ کئی عیسائی میرے ساتھ کمرہ میں آگئے اور بہت سوال کئے ۔ اس میں ایک سکوٹو کا باشندہ جو کہ مسلمان ہی تھا ۔ اسنے سلسلہ عالیہ کے بعض رسائل پڑھے تھے ۔ اور تعلیم سے متاثر تھا اس کا نام محمد عمر تھا ۔ اس نے کمال اخلاص دکھایا اور رکت بھر لٹریچر پڑھتا رہا یہ ریلوے ٹائم کیپر ہے ۔ یعنی برقی تار کا کام اس کے سپرد ہے ۔ زنگیرو میں قریباً ۲۰ نوجوان ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اپنے تئیں جماعت احمدیہ سے منسوب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو استقامت دے۔

ریل گاڑی میں میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے میرے۔ روزانہ کمزور ہوتے ہوئے جسم کو آرام دینے کے سامان مہیا کر دئے۔ میرا ترجمان و سکرٹری صوبجات شمالی عزیز محمد عمر محاسب یعنی خزانچی و پی اسسٹنٹ مبلغ تھا۔ اور چونکہ نیفی ہوسہ۔ یوروبا۔ انگریزی اور قدرے عربی بول سکتا ہے۔ اس لئے بہت مفید ثابت ہوا۔ اسکے ساتھ پرنس الیکو اوف لیگوس کا ایک سولہ سالہ نسیم نام جو کہ ملازم اور اس ٹرین پر کام کرتا رہا ہے۔ مل گیا اور دونوں نے عاجز کو ہر طرح آرام دیا۔ جزاہم اللہ۔ مزید براں چونکہ کیپا رجمنٹ ایک گونہ ریزرو تھا۔ اس لئے جگہ کافی تھی۔ اور متلاشیان حق آتے جاتے اور شکوک رفع کراتے رہے۔

مینا جنکشن۔ پر ٹرین مینا پونچی۔ اور محمد عمر نے کہا۔ آپ واپسی پر یہاں تین چار روز ٹھیریں۔ چند مسلمان نوجوان آئے اور اس درخواست کو دوہرایا۔ کہ ہم کو سلسلہ احمدیہ سے پورا واقف کریں۔ میں نے وعدہ کیا کہ واپسی پر ٹھیرنے کی کوشش کرونگا۔ اور چونکہ پروگرام میں یہ تھا کہ واپسی پر Baro سے Minna اور وہاں دریائے نائیجر پر سفر کرکے Lokoja جو بینو و نائیجر کے مقام اتصال پر واقعہ اور مسیحیت کا بڑا مرکز ہے جاؤں اور پھر وہاں سے Onitsha اور [illegible] و Benin ہوتا شاہ جنین محمد سے ملکر [illegible] کے راستہ لیگوس آجاؤں۔ نیز مینا بڑی مسیحی مشنری ہے۔ سوڈان امریکن مشن کا اہم مرکز یہاں ہے۔ اور دوسرے مسیحی مشن بھی موجود ہیں۔ اس لئے واپسی پر ٹھیرنے کا مضبوط وعدہ کرلیا۔

کیڈونا صاحب لفٹنٹ گورنر سے ملاقات عزیز محمد عمر نے کیڈونا کے تار بابو مسٹر جیکسن کو جسکی نسبت اوسے خیال تھا۔ کہ وہ احمدی ہیں۔ اور واقعی یہ نوجوان کسی وقت احمدی ہو چکا تھا۔ اور احمدی لٹریچر لائن پر تقسیم کرتا رہا تھا۔ مگر کمی تعلق کی وجہ سے بے دین ہو چکا تھا۔ میری آمد کا تار دیا۔ کہ مجھے تکلیف نہ ہو۔ اور خود کیڈونا جنکشن تک میرے ساتھ گیا۔

کیڈونا شمالی جواب حکومت شمالی نائیجیریا کا صدر ہے۔ نیا قصبہ ہے۔ جو سابق گورنر جنرل نائیجیریا سر فریڈرک لیوگارڈ نے جنگل میں آباد کیا۔ احباب لیگوس نے اسسٹنٹ سیشن مسٹر غلیب کو ہدایتیں دی تھیں۔ کہ وہ میرے قیام کا انتظام کرے۔ مگر جب ۸ بجے صبح گاڑی پونچی۔ مسٹر غلیب موجود نہ تھے۔ اور نہ ہی وہ اس قابل تھے۔ کہ کوئی انتظام کرتے میں نے جیکسن کا نام لیا۔ اور یہ نوجوان فوراً آنکھیں ملتا ہوا آگیا۔ بعد سلام حسرت سے پوچھنے لگا۔ [illegible] آپ کون ہیں صاحب؟ [illegible] کہ میں احمدی مبلغ ہوں۔ میری سبز پگڑی اور لباس کو دیکھکر اور کچھ غور کرکے کہا "یا اب مرحبا"

انہوں نے تو مجھے بے دین بنا دیا۔ لیگوس والوں نے غرض جیکسن خوشی خوشی گھر پر لے گیا۔ گورنمنٹ کوارٹر ہیں۔ اور ہر طرح آرام رہا۔

میں کیڈونا میں تین روز ٹھیرا۔ مسلمانوں کے رئیس معلم امین نام اور قاضی قصبہ سے ملاقات کی۔ دونوں عربی بولتے ہیں۔ معلم امین نے دعوت کی۔ اور ڈبل روٹی مرغی انڈے۔ آلو بھجوائے۔ اور اپنی گھوڑا گاڑی سواری کے لئے بھیجی۔ سکرٹری صوبجات شمالی اور لفٹنٹ گورنر مسٹر [illegible] سے ملاقات کی اور غرض سفر شمالی بیان کرکے حضرت مسیح موعود کی عربی کتب سے حکومت برطانیہ کے متعلق عبارات دکھائیں۔ اور قریباً دو گھنٹہ کی ملاقات کے بعد لفٹنٹ گورنر صاحب نے فرمایا۔

"میں خوش ہوں۔ حکومت کو آپکے سفر پر کوئی اعتراض نہیں۔ مگر۔ امراء کی اجازت پر آپ کا کام اونکے زیر حکومت علاقوں میں منحصر ہوگا۔ حکومت غیر جانبدار رہیگی۔ مسیحی مبلغین کو امیروں کے علاقہ میں تبلیغ کی اجازت نہیں۔"

اس جواب کا مفہوم تھا۔ کہ مجھے آگے سفر کرنیکی اجازت ہے اور جیسا کہ سکرٹری صاحب امور داخلہ حکومت نائیجیریا نے بعد ملاقات گورنر جنرل صاحب سے کہا تھا آپ کے راستہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ کی جاویگی۔ حکومت میری حرکات و سکنات میں مزاحم نہ ہوگی۔ یہ بہت بڑی کامیابی اور حکومت کی عنایت ہے۔ ورنہ اجانب کو ملک میں بہت کم

داخل ہونے دیا جاتا ہے۔ میں نے صاحب لفٹنٹ گورنر کا شکریہ ادا کیا اور پانی پت کے دو بیادل جنہیں تمام تر تقسیم ہوا اللہ اور الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہے امیر جماعت مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب نے عاجز کو بھیجوائے تھے۔ نذر کئے۔ اور کچھ تبرکات ولایت پیش کیا۔ لفٹنٹ گورنر نے ان تحائف کے قبول کرنیکی قبل از وقت لیگوس میں اطلاع دی تھی۔ یہ ایک بہت بڑا مرحلہ تھا جو طے ہوا۔ اور دفتر حکومت میں سلسلہ احمدیہ کا قابل قدر تعارف ہوگیا۔ اور انشاء اللہ آئندہ مبلغین کو وہ دقتیں پیش نہ آئیں گی جو مجھے سامنا ہوا (باقی)

اخبار احمدیہ

احباب کو اطلاع گذشتہ پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ شائع ہو چکا ہے۔ اس میں احباب جنازہ غائب کے متعلق حضور کا ارشاد پڑھا ہوگا۔ اسکی بنا پر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ سے جو کسی کی وفات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا جنازہ ہوگا اخبار میں درج نہیں کیا جاویگا۔ اسلئے احباب اسکے متعلق کوئی خط ارسال نہ فرماویں۔ ہاں اگر فوت ہونے والے احمدی کے حالات زندگی عمدگی کے ساتھ لکھکر بھیجے جائیں گے۔ تو درج ہو سکینگے۔ درخواست ہائے دعا جو اخبار میں شائع کرنے کے متعلق بھیجی جاتی ہیں ان کے لئے بھی عرض ہے کہ احباب حضرت اقدس کی خدمت میں ہی درخواست دعا کرنی کافی سمجھیں۔ اخبار میں سوائے کسی خاص ضرورت کے آئندہ درج نہ کی جا سکینگی۔ ایڈیٹر

میرا شکریہ قبول ہو میری دارالامان میں واپسی کا جو اعلان الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اسپر کثرت کے ساتھ میرے مخلص اور معزز کرم فرماؤں نے بذریعہ خطوط اظہار مسرت و مبارکباد کیا ہے میں ایسے مخلص بھائیوں کی سرپرستی پر جسقدر اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکر گذار ہوں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو دین اور دنیا کے حسنات سے متمتع فرماوے چونکہ میں ان دنوں کیسقدر مصروف ہوں۔ اور فرداً فرداً درست خطوط لکھنا میرے لئے مشکل ہے۔ اسلئے میں الفضل کے ذریعہ ہی ان مخلصین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جزاہم اللہ احسن الجزاء کہتا ہوں۔ اور عنقریب بذریعہ الحکم ان سے ملاقات کرونگا۔ خاکسار عرفانی۔

اعلان نکاح بروز جمعہ بتاریخ ۳ نومبر ۱۹۲۲ء کو برادرم مستری وزیر محمد صاحب بٹالوی کا نکاح حمیدہ بنت مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی سے مبلغ پانچسو روپیہ مہر پر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ محمد یامین

(۲) میرے لڑکے عزیز عبدالحکیم کا نکاح بعوض ایک ہزار مہر عزیزہ امت اللہ بنت شیخ عبدالغنی صاحب کنجاہ ضلع گجرات سے ہوا۔ محمد عبدالرشید بٹالہ

(۳) مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۲۲ء کو موضع آدووال ضلع گوجرانوالہ میں میاں احمد دین احمدی کی دختر فاطمہ کا نکاح محمد ابراہیم ولد کرم الدین احمدی سکنہ کنجاہ کے ساتھ چار صد روپیہ مہر پر ہوا

خاکسار عنایت اللہ خان احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ کنجاہ گجرات

جو ذکر کیا گیا [illegible] الواحدی ہے۔ مگر اس نے کمال اخلاص دکھلایا [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۹ر نومبر ۱۹۲۲ء

احمدیہ اسلامیہ سلسلہ لنڈن

مسجد واقع پٹنے میں عید

افغان وزیر کی تقریر

گذشتہ عید اضحیٰ کی تقریب پر مسجد احمدیہ لنڈن میں جو اجتماع ہوا اور نماز عید کے علاوہ ایک جلسہ کر کے جو کارروائی کی گئی۔ اسکی رپورٹ ولایت کے اخبار "ہند" (بابت ۱۸ اگست ۱۹۲۲ء) میں بطور ضمیمہ شائع ہوئی ہے۔ ذیل میں ناظرین کی آگاہی کے لئے جس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ جو یہ ہے:-

"پٹنے میں عید پڑھنے کیلئے تمام حصص عالم یعنی ہندوستان افغانستان - ایران - روس - عرب - فلسطین - جنوبی افریقہ اور ریف وغیرہ کے مسلمانوں کا بڑا مجمع ہوا۔ نماز عید کے بعد تمام حاضرین کو ماحضر پیش کیا گیا۔ دن کے آخری حصہ میں زیر صدارت پروفیسر ایچ - ایم - لیون ایک جلسہ ترتیب دیا گیا۔ جس میں پہلے امام مسجد احمدیہ لنڈن (مولوی مبارک علی صاحب بی اے) نے مشن کی سالانہ رپورٹ پڑھی۔ اس کے بعد مسٹر چودھری مولا بخش جنجوعہ (ذاکس) بیرسٹرایٹ لا - آئی - ڈی ایس ایم - نے ایک نہایت دلچسپ اور عالمانہ تقریر "اسلام اور سوشلزم" پر کی۔ انھوں نے اعلےٰ طریق پر اپنے مشکل مضمون کو بیان کیا کہ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے انھوں نے کوشش کی کہ اسلام اور سوشلزم کے مختلف پہلوؤں میں تطبیق ثابت کریں۔ موجودہ زمانہ میں یہ جو ایک مشکل ترین سوال درپیش ہے۔ اس کو دنیا کے ایک بڑے عالمگیر مذہب (اسلام) کی روشنی میں بیان کیا گیا۔

ہز ایکسیلنسی افغان وزیر

پروفیسر لیون - مسٹر ڈبلیو ایچ - اون - اور دیگر مقررین نے (مولوی مبارک علی - بی - ٹی - امام - اور ایس عزیز الدین) مشنریوں کے کام کی بہت تعریف کی - ہز ایکسیلنسی سردار عبدالہادی افغان وزیر نے اپنی تقریر میں چند زوردار اور موثر ریمارکس کئے انھوں نے فرمایا - خواہ احمد آف قادیان کے دعاوی کو تسلیم کریں یا نہ کریں - وہ ان عظیم الشان خدمات کو جو اسلام کے لئے آپ کے پیرو مذہب کی مشعل کو لئے ہوئے دنیا کے دور دراز کونوں میں ادا کر رہے ہیں - نظر انداز نہیں کر سکتے - انہوں نے فرمایا - میں احمدی مبلغین کے کام کا بہت ہی مداح ہوں - اور بہت خوش ہوں کہ یہاں پر تمام اقطاع عالم کے مسلمانوں کے اجتماع کا موقع بہم پہنچایا گیا ہے - انھوں نے اپنی تقریر کو اس بات پر ختم کیا کہ اگرچہ مذہب اسوقت اس بات کا مقتضی ہے کہ اسکی طرف پوری توجہ کی جائے - لیکن اسی وقت ایک مسلمان ان سیاسی حالات سے بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا - جو اسلامی سلطنتوں کو درپیش ہیں -

امام مسجد احمدیہ لنڈن کی سالانہ رپورٹ

مسٹر مبارک علی نے مندرجہ ذیل تقریر کی -

احمدیہ مغربی تبلیغی مشن کے مقاصد

جناب صدر جلسہ - یور ایکسیلنسی - بہنو اور بھائیو! ہمارے مشن کے مقاصد یہ ہیں کہ ہم اس تعصب کو دور کر دیں - جو اسلام کے خلاف پھیلا ہوا ہے - اور اہل مغرب کو اسلام کا پیغام پہنچا دیں - یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ عیسائیت کی گرفت لوگوں کے کثیر حصہ سے ڈھیلی ہو گئی ہے - اس کی بجائے مغرب میں مادیت کی حکومت زور پر ہے - جس کے ذریعہ مغربی لوگوں پر خرابی اور تباہی کی گھٹائیں چھا گئی ہیں - اور جس سے سوسائٹی میں بدنظمی اور فساد پیدا ہو گیا ہے - یہ حالات ایک تباہ کن انقلاب کی خبر دے رہے ہیں - سائنس اور عقلیت کی ترقی اس زمانہ میں ایک ایسے مذہب کا مطالبہ کر رہی ہیں - جس کے ساتھ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی تائید و تصدیق ہو - اور دوسری طرف وہ مکمل طور پر زمانہ کی علمی ترقیات کا ساتھ دے سکے - اسلام جو دنیا کے تاریخی بڑے مذاہب میں سب سے نیا مذہب ہے - اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق ایک عام فہم لیکن عظیم الشان تصور پیش کرتا ہے - اور عملی اخوۃ انسانی اور تمام بانیان مذاہب حقہ اور ان کے بنیادی اصول کو تسلیم اور ان کی تعظیم کرنے کے باعث بھی ایک ایسا مذہب ہے جو اس زمانہ کے مناسب حال ہے - اس لئے ہر ایک مسلم کا فرض ہے کہ وہ تمام ان لوگوں کو دعوت اسلام دے - جن سے وہ ملتا اور تعلق پیدا کرتا ہے -

اس ملک میں اس مشن کے قیام کی دوسری غرض یہ ہے کہ وہ نوجوان طلباء جو وطن سے بغرض تعلیم اس ملک میں آتے ہیں - ان کی نگہداشت کی جاسکے - اور ان کی رہائش اور یونیورسٹیوں میں ان کے داخلے کے انتظام کے علاوہ دیگر متعدد ذرائع سے بھی ان کی مناسب مدد کی جائے -

احمدیہ مشن لنڈن کی ابتداء

اس مشن کی ابتداء ۱۹۱۴ء میں ہمارے لائق بھائی چودھری فتح محمد صاحب سیال - ایم اے نے حسب منشاء و زیر حمایت - جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی کی تھی - اس کے بعد اس ملک میں قلیل جماعت احمدیہ کی نشوونما اس امر کی داعی ہوئی - کہ یہاں مشن کی ایک مسجد اور مشنریوں کے لئے دار المقام ہونا چاہیئے - چنانچہ موجودہ مکان مع ملحقہ وسیع اراضی کے مسجد کی تعمیر کی غرض سے ۱۹۲۰ء میں خرید کیا گیا - اور مشن کا سابق دفتر جو سٹار سٹریٹ میں واقع تھا - جنوری ۱۹۲۱ء میں یہاں منتقل کر دیا گیا - لنڈن مشن کا اپنا خرچ آپ برداشت کرنے کی غرض سے گذشتہ سال "اورینٹل ہوس" جاری کیا گیا - جو انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں تجارت کی غرض سے ہندوستانی ساخت کی اشیاء مہیا کرتا ہے -

احمدیہ مبلغین کے معاونین

وہ حضرات جنہوں نے مستقل طور پر ہمارے لیکچروں کے پروگرام کو زینت دی - یہ قابل قدر احباب ہیں:-

(۱) پروفیسر ایم - ایچ - لیون ایم اے - ایل - ایل ڈی (۲) خالد شیلڈرک (۳) مسٹر ایل - بی - اگسٹو (مغربی افریقہ) (۴) مسٹر - جے - ٹنگ - ان کی مسلسل گہری دلچسپی کا مشن سچے دل سے شکریہ ادا کرتا ہے -

تبلیغی ذرائع

اشتہارات اور چھوٹے چھوٹے رسالوں کی بکثرت اشاعت کے ساتھ ساتھ دیگر مضامین متعلق سلسلہ بھی شائع کئے گئے - چنانچہ ماہوار رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" سہ ماہی رسالہ "مسلم سن رائز" "قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ" اور "ٹیچنگز آف اسلام" وغیرہ کتب ان مقامات تک پہنچائی جاتی رہیں - جہاں ان کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا کہ مناسب غور سے مطالعہ کی جائینگی - یہ امر بھی آپ کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجب دلچسپی ہوگا کہ ہمارا تبلیغی کام بہت حد تک بذریعہ خطوط کتابت بھی ہوا ہے۔ کم و بیش امسال دو ہزار تین سو ترپن ۲۳۵۳ خطوط اس دفتر نے مختلف لوگوں کے نام بھیجے۔ جن میں بعض نہایت دلچسپ مذہبی مباحث اور جوابات پر مشتمل تھے مثلاً مذہب کی کیا ضرورت ہے۔ اور اسی قسم کی متعدد دیگر تفاصیل وغیرہ۔

شیخ عزیز الدین صاحب کا کام

دوسرا مشنری عنقریب آنیوالا ہے ہمیں امید ہے کہ ہم اسوقت مقابلۃً مقامی کام سے سبکدوش ہو جائینگے۔ اور اپنا زیادہ وقت ملک کے نواح اور بر اعظم کے اہم مراکز میں مشن کے مقصد کی تبلیغ کیلئے جاسکیں گے۔ میرے رفیق شیخ عزیز الدین صاحب نے امسال میں باوجود اپنے متعلقہ کاروبار کی مصروفیتوں کے حاضرین کی خاصی تعداد کے سامنے متعدد مقامات ڈبلن۔ برمنگھم۔ گلاسگو لیڈس۔ لورپول۔ ناٹنگھم۔ ناٹمن۔ شفیلڈ۔ ڈاربی وغیرہ دیگر شہروں میں لیکچر دئے ہیں۔ اور ان لیکچروں میں وہ تقاریر اور مباحثے شامل نہیں۔ جنمیں آپ نے میرے ساتھ ہفتہ میں دوبارہ ہائیڈ پارک۔ لنڈن سے ملحقہ مسجد احمدیہ۔ ساؤتھ سی۔ پورٹسمتھ۔ پرنس ٹون اور دیگر اہم مراکز میں حصہ لیا ہے۔

مشکلات کا مقابلہ

مغربی لوگوں کی ناواقفیت اور اسلام کے خلاف عام تعصب جو اسلام کے متعلق ان کے دلوں میں ہے۔ ہمارے لئے ہمت شکن نہیں۔ بلکہ ہم انشاء اللہ اپنی کوششوں اور اپنی طاقتوں کو پہلے سے دگنا کر دینگے تاکہ وہ کام جو ہمارے سامنے ہے۔ اس کا مقابلہ کیا جاسکے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ بے نظیر محیط عالم مصائب و نوائب جنمیں سے کہ موجودہ نسل انسانی گذر رہی ہے۔ ایک نئے زمانہ کے طلوع کا پیش خیمہ ہیں۔ جس کی روحانی بنیاد اسلام نے رکھی ہے اور جیسے اس زمانہ کے روحانی معلم نے بیان فرمایا ہے۔

ہمارے اس یقین کی بنا ان باتوں پر ہے۔ اول دنیا میں روحانیت کا فقدان ہو گیا ہے (۲) خدا کا یہ ازلی قانون ہے۔ جب کبھی اس طرح روحانیت کا قحط ہو جاتا ہے تو اسے روحانیت کی نسیم ہی سے دور کیا جاتا ہے۔ جو کہ کسی رسول کی آمد سے دنیا میں چلتی ہے۔

موجودہ زمانہ کا نبی

خدا تعالیٰ ہمیشہ وقتاً فوقتاً اپنے پیغمبر بھیجتا رہا ہے۔ جن پر اسکی روحانی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے الہام نازل کرتا رہا ہے۔ جس کی کہ آج دنیا سخت محتاج ہے۔

اب بھی ہمارے سامنے ایک نبی ہے۔ بشرطیکہ ہم اسے دیکھنے کے لئے آنکھیں کھولیں۔ احمد آف قادیان کے نور کو دیکھو ان کی اب تک سینکڑوں پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں اور ہمیں کچھ بھی شک و شبہ نہیں کہ آپ کی وہ پیشگوئیاں بھی جو اسلام کے شاندار مستقبل کے متعلق ہیں۔ یقیناً یقیناً پوری ہو کر رہینگی۔

اسلام اور سوشلزم

دنیا کی حالت

چودھری مولا بخش صاحب جنجوعہ۔ بیرسٹر ایٹ لاء نے بیان کیا۔ آج دنیا ایک نئے سانچے میں ڈھل رہی ہے۔ کوئی دانا ترین انسان بھی یہ پیشگوئی نہیں کر سکتا۔ کہ ان حالات کا نتیجہ کیا ہوگا۔

سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم سے لے کر اقوام۔ دول طاقتیں اس طرح زیر و زبر ہوئی ہیں۔ جس طرح تاش کے پتے گرا کرتے ہیں۔ ان کی بجائے نئی بادشاہتیں۔ رات کی تاریکی میں پیدا ہونے والی کھمبیوں کی طرح قائم ہو گئی ہیں۔ دنیا اندھوں کی طرح ہاتھ پاؤں مار رہی ہے۔ اور نئے نظام پیدا ہونے کی مشکلات میں ہے۔ کئی قسم کی تحریکات عالم وجود میں آرہی ہیں۔ جو کہ ہر ایک غور کرنے والے شخص سے دوچار ہوتی ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سوشلزم۔ بولشوزم کی شکل میں افراط کی راہ اختیار کر گیا ہے۔ تمام مذاہب کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے متبعین کو ان تمدنی مسائل کے حل کرنے میں مدد دیں۔ چنانچہ سوشلزم کا اثر ہم اپنے گرد و پیش مشاہدہ کر رہے ہیں۔ پس میرا آج کا مضمون یہ ہے کہ میں بتاؤں کہ ان مہتم بالشان سوالات کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ کیا ہے۔

کیا نبی کریمؐ سے پہلے سوشلزم تھا

پہلے آپ نے سوشلزم کی تعریف بیان کی اور پھر اس کا اسلام سے جو تعلق ہے بصراحت بتایا اور کہا۔ ہمیں اسلام یا سوشلزم کے اثر کا اندازہ کرنے کے لئے پہلے یہ دیکھنا لازمی ہے کہ آیا اس قسم کی تحریکات نبی اعظم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعثت کے قبل موجود تھیں یا نہیں۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ چند باتیں ضروری تھیں کہ وہ جمہوری طریق حکومت کو رائج کریں جو کہ سچے سوشلزم کا پتہ تک نہ تھا۔ عرب میں نہایت بدترین ظالمانہ طریق حکومت مروج تھا۔ ذاتی انتقام لینا اس زمانہ کا عام قانون تھا۔ شراب خوری۔ زنا کاری اور بے حساب عورتوں سے شادی کرنا وہاں ایک عام بات تھی۔ ملازم ایک جائداد کی حیثیت رکھتے تھے۔ عیوب کی ہر جگہ بہتات تھی۔ یہ حالات تھے۔ جو بلند آہنگی سے ایک نجات دہندہ کو پکار رہے تھے۔ چنانچہ ایک نجات دہندہ خدائے رحمان کی طرف سے مبعوث کیا گیا اور وہ نجات دہندہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے جو یہ پیغام خداوندی لیکر ظہور فرما ہوئے کہ انسانیت کو قومیت پر کلیۃً تفوق و برتری حاصل ہے۔"

آپ نے بالتوضیح بیان کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مشن کیا تھا۔ آپ نے دکھایا۔ کہ ایک زندہ مذہب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وقت کے اہم اور مہتم بالشان سوالات کے خوبی سے جوابات دینے کے قابل ہو۔ پھر آپ نے اسلام کی عام تعلیمات کا تذکرہ کیا۔ جس میں آپ نے ظاہر کیا کہ اسلام کے پیرووں (Mohammedans) میں مذہبی لحاظ سے جوڈیشل۔ پولیٹیکل۔ تدبیر منزل اور اقتصادی حالات کے متعلق کیا کیا اثرات پیدا ہوئے ہیں۔

مذہبی سوشلزم

مذہبی تمدن پر گفتگو کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا۔ "دنیا کے اس سب سے بڑے سوشلسٹ (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) نے انجام کار سب بنی نوع کو نجات پانے کی امید دلائی۔

پولیٹیکل سوشلزم

بالآخر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نیابتی اور انتخابی طریق پر بحث کرتے ہوئے آپ نے حکام اور محکومین کے تعلقات کو واضح کیا۔ آپ نے فرمایا۔" آج کل غرباء اور امراء میں مدارج کے فرق کا جو غلغلہ ہم سن رہے ہیں۔ اسلام میں اس کا نشان بھی نہ تھا۔"

جوڈیشل سوشلزم

آپ نے قانون وراثت کی تصریح کی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پالیسی کو مفصل بیان کیا اور کہا کہ وہ ربا کی حرمت۔ محنت اور تجارت کی روح کو جوش دلاتی ہے اور ان آدم خوروں (شائیلاک کا ترجمہ یوجہ اس کے کارنامہ مندرجہ شکسپیر کے "آدم خور" کیا گیا ہے) کی ہستی کو مٹاتی ہے۔ جو ہمارے زمانہ کے سوشلزم کی بنیادوں کو اکھیڑ رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ کی ایجادات آپ نے اسلام کی ترقی کے رموز پر بحث کرنے کے بعد موجودہ زمانہ کی سوشلسٹ تحریکات کی ناکامی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا "یہ علم سائنس کا زمانہ ہے۔ سائنس نے بے شمار آلات ایجاد کئے ہیں۔ سائنس نے ہمیں ایروپلین دئے۔ سب میرین عطا کیں۔ اور بہت سے موت کے گھاٹ اتارنے والی راہیں کھول دیں۔ یہ مادیت کا زمانہ ہے"۔ اس کے بعد آپ نے بیان کیا "ایسی اقوام سے سچے سوشلزم کی امید نہیں ہو سکتی۔ جنہوں نے بنی نوع کا خون پانی کی طرح بہا دیا"۔ پھر کہا اسلامی جماعت بھی کچھ حد تک مادیت کے دھبے سے پاک نہیں۔ مگر اسمیں اسلام کا قصور نہیں۔ اس کے لئے اسلام کے خلاف ذمہ دار ہیں۔ تاہم اسمیں بہت سے نشانات سچے سوشلزم کے ہیں جسکی تلقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی"۔

آپ نے ان نشانات کی وضاحت کے دوران میں کہا کہ سوشلزم تبھی حاصل ہو سکتا ہے کہ انفرادی طور پر کیریکٹر کو پاک و ممتاز بنایا جائے۔ اور یہ کیریکٹر محض سچے مذہب سے بنایا جا سکتا ہے۔

موجودہ دکھ کا علاج اسلام کر سکتا ہے یورپ بظاہر یہ مذہبی قوت فاعلی مہیا کرنے کے ناقابل ہے اور نہ یہ کبھی اسمیں رہی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ قوت فاعلی کہاں مل سکتی ہے۔ اسلام ہی اکیلا مذہب ہے۔ جو اپنی خالص اور اصلی شکل میں اس ضرورت کو پورا کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی آدم کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ پھر کیوں یورپ اسلامی عقائد کو قبول کرنے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاتا۔

اپنے مضمون کو ختم کرنے کے قبل میں پسند کرتا ہوں کہ ادھر بھی آپ صاحبوں کو توجہ دلاؤں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے طور پر ایک پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ اپنے وقت پر ایک مسیح اسلام کی تجدید اور اس کو قوت دینے کیلئے ظاہر ہوگا۔ اب اس میں کچھ بھی شبہ نہیں کہ وہ موعود نبی مسیح ناصری کے نام، قوت اور روح کے ساتھ مبعوث ہو گیا ہے۔ آپ کا نام احمد قادیان ہے آپ کی ولادت ۱۸۳۵ء میں ہوئی تھی۔ وہ اپنی ولادت سے لیکر وفات تک خدا تعالیٰ کی طاقت اور جلال کا متواتر کرشمہ اور ظہور تھے۔ یہ انہی کا طفیل ہے کہ جس نے مجھے یہ جرأت دلائی کہ میں دکھلاؤں کہ اسلام ہی یورپ کے تمام امراض کا علاج ہے۔ جس کی بنیاد صحیح بنیاد پر قائم کی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری

(۲۴ اکتوبر ۱۹۲۳ء بعد نماز عصر)

ہندوستانی ریاستیں ریاستوں میں تبلیغ کے متعلق جو مشکلات ہیں ان کے ذکر میں فرمایا کہ ریاستوں کو اخراج بلد کا ہتھیار بہت راس آیا ہے لیکن انگریزوں نے اس ہتھیار کو دس گیارہ آدمیوں پر آزمایا تھا۔ ان کو تو یہ راس نہیں آیا۔

پھر فرمایا کہ ریاستوں کے لوگ کچھ وہاں کی طرز حکومت کے برداشت کرنے کے عادی ہی ہو گئے ہیں۔ بالکل ضمیر کا خون پیتا ہے۔

(۲۵ اکتوبر ۱۹۲۳ء بعد نماز عصر)

ترک احرار اور خلافت تھریس کے منتخبہ ترکی گورنر رفعت پاشا مقیم قسطنطنیہ نے جو اپنی ایک تقریر میں کہا ہے کہ سلطان سلیم کی سب سے بڑی سیاسی غلطی یہ تھی کہ اس نے خلافت اور سلطنت کو جمع کر دیا۔ آئندہ خلیفہ اور حاکم دنیوی جدا جدا ہونگے۔ اور موجودہ ترکی خلیفہ کو معزول کرنے کی ضرورت نہیں۔ بیشک خلیفہ وہی رہیں۔ لیکن حکومت دنیوی کو آئندہ ان سے کوئی واسطہ نہ ہوگا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہندوستان کے خلافت کمیٹیوں کے کارکنوں کی تو اس تقریر سے کمریں ٹوٹ جائینگی۔ کیونکہ ان کا سارا زور اسی بات پر رہا ہے۔ کہ خلیفہ سے اقتدار دنیوی جدا نہیں ہو سکتا۔ اور ساتھ ہی مولوی محمد علی صاحب کو بھی اپنی غلطی معلوم ہوگی۔ کہ وہ جو کہا کرتے تھے کہ خلیفہ تو وہ ہوتا ہے جس کے پاس حکومت ہو۔ اس لئے سلسلہ احمدیہ میں خلافت نہیں ہو سکتی اور ترک سلطان خلیفۃ المسلمین کہلانے کا مستحق ہے۔

اہلحدیث اور ترکی خلافت ایک اور ذکر کے دوران میں فرمایا کہ اہلحدیث اپنے مذہب کے رو سے سوائے قریش کی خلافت کے سب کی خلافت سے منکر ہیں۔ نواب صدیق حسن خان صاحب ترکوں کی خلافت کے مخالف تھے۔ یہ تو آجکل سیاسی ہوا کا اثر ہے۔ کہ اہلحدیث بھی اپنے آپ کو خلافت ترکیہ کے قائل ظاہر کرتے ہیں۔

(۲۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء بعد نماز عصر)

بیعت ملک فضل حسین صاحب رئیس گجرات نے بیعت کی۔

ہندوستانیوں میں استقلال کی کمی ملک صاحب نے عرض کیا۔ کہ ان کا آئندہ سال بغرض تعلیم فن زراعت ولایت جانے کا ارادہ ہے اور اب فی الحال انہوں نے اپنے ہاں ڈیری وغیرہ کا بزنس شروع کیا ہے۔ فرمایا یورپ کی حالت دیکھکر تو معلوم ہوتا ہے کہ بزنس عجیب چیز ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے لوگوں میں استقلال نہیں۔ اور پوری محنت سے کام جاری نہیں رکھتے۔ فرمایا کہ ولایت میں تو دودھ کے استعمال کرنے کے بہت سے طریق نکل آئے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کے لوگ ان طریقوں سے ناواقف ہیں۔ زراعت ہی کو دیکھتے ہیں یہاں شہروں میں لوگ ترکاریاں بوتے ہیں اور دیہات میں ان کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اسی لئے دیہات میں ترکاریاں نہیں ملتیں۔ لیکن ولایت والوں نے اس میں یہانتک ترقی کی ہے۔ کہ وہاں سے ڈبوں میں بند کر کے بھیجتے ہیں اور وہی ترکاری جس کے زیادہ سے زیادہ دو تین پیسہ قیمت ہوتی ہے۔ ولایت سے آکر ۲ یا ۳ روپیہ میں فروخت ہوتی ہے۔

ولایتی گائیں گائیوں کے ذکر میں چودہری فتح محمد صاحب ایم اے نے عرض کیا کہ ولایت میں جو گائیں ذبح ہوتی ہیں وہ اور ہوتی ہیں۔ اور جو دودھ دیتی ہیں وہ اور۔ ذبح ہونے والی قسم کا جسم خوراک سے بڑھتا ہے دودھ نہیں بڑھتا۔ اور دودھ دینے والی قسم کا دودھ بڑھتا ہے جسم تیار نہیں ہوتا۔

فرمایا ہندوستان میں تو جو ناقص گائیں ہوتی ہیں وہ ذبح میں جاتی ہیں۔

یہودی گوشت فروش چودہری صاحب نے عرض کیا کہ ولایت میں جو یہودی گوشت فروخت کرتے ہیں ان کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے اور ناقص نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ یہود کے ہاں طالمود میں لکھا ہے کہ اگر چینے کے برابر بھی دفعہ چربی نکلے تو اس کو جرمانہ ہونا چاہئے۔ اور اگر دوسری دفعہ نکلے تو اس کے لئے یہودی سلطنت میں سزائے موت مقرر ہے۔

خالص دودھ ولایت کے شیر فروشوں کے ذکر میں چوہدری صاحب نے کہا کہ ایسا اعلیٰ درجہ کا دودھ ہوتا ہے کہ یہاں وہ میسر ہی نہیں آتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

مستحق حمد اور صحیح تعریف کرنے والا خدا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۲۴ / اکتوبر ۱۹۲۲ء

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔

آیات متعلقہ خطبہ نکاح کا خلاصہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ نکاح کا خلاصہ یعنی وہ مضمون جو ان آیات سے استدلال ہوتا ہے۔ جن کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے نکاح کے خطبہ میں پڑھنا مسنون ہے۔ وہ اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔ الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ الاخرہ یہ عبارت بھی گو مختصر ہے۔ لیکن قرآن کریم کی آیات کی طرح مختلف مضامین اس میں سے نہیں نکلتے۔ ان آیات سے علاوہ اجتماع اور نکاح کے متعلق مسائل کے اور مسائل بھی نکلتے ہیں۔ اور قرآن کی آیتوں میں اور بھی دقیق معارف ہیں۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات میں اس موقع پر جو خلاصہ نکالا ہے۔ وہ اتنا ہے جو نکاح سے تعلق رکھتا ہے۔ اس خلاصہ میں بتایا گیا ہے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اور کسی کی

عیب سے پاک ذات

صحیح تعریف اور سچی تعریف خدا ہی کر سکتا ہے۔ دیکھو یہ کس قدر مختصر فقرہ ہے۔ مگر اس کا نکاح کے معاملہ میں کس قدر اثر ہے۔ بہت سے نکاح بابرکت نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ لوگ ایسی خوبیوں کے امیدوار ہوتے ہیں۔ جو بعد میں ملتی نہیں۔ لوگ دولتمند بڑے حسب والی اور خوبصورت عورت سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا خیال ہوتا ہے کہ دولتمند اور حسب نسب کی عورت اگر نکاح میں آئیگی تو اس کے ذریعہ مال و دولت اور خاندانی عزت ملے گی یہی حال لڑکیوں کے متعلق ہے لیکن جب کبھی دفعہ موقع آتا ہے۔ تو یہ امید پوری نہیں ہوتی۔ اور پھر گلے شکوے ہوتے ہیں۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ الحمد للہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ انسانوں میں ایسا وجود جس میں کوئی عیب نہ ہو تلاش کرنا غلطی ہے۔

محبت کا اثر آنکھوں پر

پھر الحمد للہ کے یہ بھی معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی مستحق ہے۔ کہ کسی کی صحیح تعریف کرے۔ چونکہ دوسری شق ہی ہے کہ انسان اپنے ذہن میں کچھ نقشہ تجویز کیا کرتے ہیں۔ وہ نقشے پورے نہیں اترا کرتے۔ لڑکی کے ماں باپ کہتے ہیں۔ کہ لڑکی خوبصورت ہے اور لڑکے کے خویش و اقارب بھائی اور دوست کہا کرتے ہیں کہ لڑکا بہت خوش خلق ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ اپنے کے عیب نظر نہیں آیا کرتے۔

مشہور ہے کہ کسی بادشاہ نے اسی بات کے تجربہ کیلئے ایک زریں ٹوپی دربار کے ایک حبشی غلام کو دی۔ سامنے بہت سے لڑکے کھیل رہے تھے۔ ان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان لڑکوں میں سب سے زیادہ جو لڑکا خوبصورت ہے یہ ٹوپی اسی کے سر پر رکھے۔ ان لڑکوں میں اس حبشی غلام کا بیٹا بھی کھیل رہا تھا۔ جس کی آنکھیں رمد آلود تھیں۔ اور ناک بہ رہی تھی۔ ناک بیٹھی ہوئی اور ہونٹ موٹے تھے وہ حبشی بغیر جھجک کے بڑھا اور وہ ٹوپی اپنے لڑکے کے سر پر رکھ دی دربار ہنس پڑے۔ بادشاہ نے کہا کہ میں نے تو تجھے یہ کہا تھا کہ اس بچے کے سر پر رکھنا جو سب سے زیادہ خوبصورت ہو حبشی غلام نے جواب دیا کہ حضور میں نے اسی کے سر پر رکھی ہے جو میرے نزدیک سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔

پس اصل بات یہ ہے کہ اپنوں کے عیب نظر میں نہیں آتے۔ اور یہ فطرتی بات ہے۔ کہ انسان اپنوں کے عیب دیکھتا نہیں۔ سوائے ان روحانی لوگوں کے جو روحانیات میں بہت کمال حاصل کر لیتے ہیں۔ ورنہ محبت اور تعلق انسان کی آنکھوں پر پردہ ڈالدیتی ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ کہ وہ جھوٹ ہی کہتے ہیں۔ نہیں بلکہ وہ سنجیدگی سے ایسا کہا کرتے ہیں۔ اور ان کے قلوب میں یہی جذبات بھی ہوتے ہیں

پسندیدگی کے معیار

اور پھر پسندیدگی کا بھی معیار الگ الگ ہوتا ہے۔ کوئی زیادہ نمک پسند کرتا ہے کوئی کم سا در کوئی سفید رنگ کو پسند کرتے ہیں۔ کوئی چلبلی طبیعت کو ترجیح دیتے ہیں۔ پس اگر لڑکی والے کہتے ہیں کہ لڑکی بہت اچھی ہے۔ تو وہ اپنے معیار اور طبیعت کے مطابق کہتے ہیں اور لڑکے والے بھی اگر اپنے لڑکے کو اچھا کہتے ہیں۔ تو اپنی پسند اور اپنے جذبات کے مطابق کہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ دوسروں کے معیار کو بھی کہتے وقت مد نظر رکھتے ہیں۔ اور دوسرے کے خیال میں ہوتا ہے کہ اس نے دیانت داری سے کام نہیں لیا۔

پس فرمایا۔ الحمد للہ نحمدہ سب تعریفوں کی مستحق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ وہی بتا سکتا ہے کہ کون مستحق تعریف ہے۔ اور کون خوبیوں والا ہے۔ بعض مخفی عیب ہوتے ہیں۔ جن کو کوئی نہیں جان سکتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ ان کو بھی جانتا ہے۔ ان کے متعلق اس کے سوا کون بتا سکتا ہے۔

نکاح کے متعلق مضرتوں سے بچنے کا علاج

اس عبارت کے اگلے حصوں میں علاج بتائے گئے ہیں۔ جو میں نے کئی دفعہ بیان کئے ہیں۔ مختصراً یہ ہے کہ انسان کو چاہئے کہ استغفار کرے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں برکت ڈالتا ہے۔

ظاہر کا اثر باطن پر

"بعض وقت جسم کا سجدہ روح کے سجدہ کا محرک ہوتا ہے اور بعض وقت روح کا سجدہ جسم میں سجدہ کی حالت پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ جسم اور روح دونوں باہم برابر متقابلہ کی طرح ہیں۔ مثلاً ایک شخص جب محض تکلف سے اپنے جسم میں ہنسی کی صورت بناتا ہے۔ تو بسا اوقات وہ سچی ہنسی بھی آجاتی ہے۔ کہ جو روح کے انبساط سے متعلق ہے۔ ایسا ہی جب ایک شخص تکلف سے اپنے جسم میں یعنی آنکھوں میں ایک رونے کی صورت بناتا ہے۔ تو بسا اوقات حقیقت میں رونا ہی آجاتا ہے جو روح کی درد اور رقت سے متعلق ہے پس جبکہ یہ ثابت ہو چکا کہ عبادت کی اس قسم میں جو تذلل اور انکسار ہے جسمانی افعال کا روح پر اثر پڑتا ہے اور روحانی افعال کا جسم پر اثر پڑتا ہے پس ایسا ہی عبادت کی دوسری قسم میں بھی جو محبت اور ایثار ہے یہی تاثیرات کا جسم اور روح میں عوض معاوضہ ہے۔ محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ

308

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم پر آریہ مسافر کے اعتراضات کا جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

اعتراض نمبر ۲۰ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کیسے بھی اوصاف ہوں۔ انسانوں میں وہ ممتاز ہوں۔ لیکن دنیاداری کی زندگی بسر کرتے ہوئے وہ اعلےٰ روحانی معراج جس میں روح اور خدا دو کا ہی تعلق رہ جاوے۔ ان کو حاصل ہونا ناممکن ہے۔ اس معراج سے ناواقف لوگ تو ہر کسی کو خدا رسیدہ سمجھ سکتے اور اندہ وشواش کا شکار ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب سارا عربی لٹریچر اور خود قرآن وحمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) اس امر کی شہادت دے رہے ہوں۔ کہ روح میں قرآن کا ظہور ہوا ہی نہیں تو معتقدین کی مبالغہ آمیزیاں محض دھینگا مستی اور گواہ چست کی مصداق ہیں۔

جواب آپ نے قرآن کے نزول کے متعلق اعتراض کرنا تو کجا۔ قرآن مجید کا تو کجا دعوےٰ ہے۔ کہ اس کو روحانی لوگ ہی سیکھ سکتے ہیں۔ فرمایا لا یمسہ الا المطہرون اور نزول کے متعلق بار بار کہنا نزلہ علیٰ قلبک پس یہ مبالغہ آمیزیاں نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقت الامر ہے۔

آپ نے لکھا ہے۔ کہ جب سارا عربی لٹریچر اور خود قرآن و محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اس امر کی شہادت دے رہے ہوں۔ (الخ)

معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید آپ نے سورہ فاتحہ بھی نہیں پڑھی۔ چہ جائیکہ سارا عربی لٹریچر مطالعہ کیا ہو۔ تو اس قدر افتراء کس نے سکھایا آپ نے کب سارا عربی لٹریچر پڑھا۔ جو آپ کو یہ شہادت ملی۔ اور کب آپ نے قرآن مجید کو بغور مطالعہ کیا۔ تاکہ آپ پر قرآنی شہادت منکشف ہوتی۔

پس آپ کا یہ دعویٰ سراسر دروغ بے فروغ ہے۔ آپ کے تعصب اور کینہ طبعی کے ثبوت کے لئے آپ کے اعتراض کے حصہ اول سے زبردست شہادت ملتی ہے۔ کیونکہ آپ نے کم علمی سے اس ذات بابرکات پر حملہ کیا ہے۔ جسکی قوم باوجود عداوت اور سخت خصومت کے اس کے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ صفات کی مداح رہی۔ اور امین اور راستباز کے القاب سے ہی ملقب کرتی رہی۔ ہاں البتہ اگر یہ اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو نامعلوم کہاں اور مجہول العلم بوشٹ انگرا ایوالگنی پر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ انہوں نے عمداً حد کر کے یہ چاروں کہانیاں بنا لیں۔ اور یہی قرین قیاس ہے۔ ورنہ اگر سرب شکتیمان کا الہام تھا تو کیا ایک کو نہیں دیا جا سکتا تھا۔ خواہ مخواہ چار کی کیا ضرورت تھی اور پھر اور تو اور خود مبالغہ آمیزیاں کرنے والے معتقدین آریہ بھی ان کے حالات سے سراسر بے علم ہیں۔

اعتراض نمبر ۲۱ نہ صرف دلیل کا عدم ہے۔ ثبوت بھی کوئی نہیں کہ قرآن کلام ربانی ہے۔ کوئی بھی گواہ ایسا تو نہیں ہو سکتا جس نے فرشتے کو دیکھا ہو۔ یا جو محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہو۔ کہ فرشتہ فلاں چیز خدا سے لاکر محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل میں ڈال رہا ہے

جواب۔ ثبوت تو ہزاروں ہیں۔ مگر آنکھوں والوں کے لئے۔ لیکن جو جان بوجھ کر آنکھیں بند کر لیں ان کا کیا علاج ہے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

بہت سے صحابہ نے فرشتہ کو دیکھا۔ جنگ بدر وغیرہ میں کفار نے بھی ملاحظہ کیا۔ جو کہ بطور تمثل تھا۔

لیکن نہ فرشتہ مجسم چیز ہے۔ اور نہ قرآنی معارف اور علوم مجسم ہیں۔ جسکی وہ لوگ گواہی دیتے آج بھی فرشتہ نظر آتے ہیں۔ کلام الٰہی لاتے ہیں۔ انذار وتبشیر انعام وعذاب لیکر نازل ہوتے ہیں مگر ان کو دیکھنے والی آنکھوں کی ضرورت ہے۔ انسانی گواہی جو تحقیق ہو۔ لیکن اسکی کیا ضرورت ہے۔ رحمانی شہادت کی جستجو کرو تا باثبوت پاؤ۔ دیکھو قرآن مجید کا بے نظیر ہونا قرآنی صداقت کا کیسا زبردست ثبوت ہے۔ جس سے ہر ایک منکر مبہوت ہے۔

اعتراض نمبر ۲۲ کہا جاتا ہے۔ قرآن کی فصاحت وبلاغت لاثانی ہے۔ اور اسی لئے مخالفوں اور منافقوں کو چیلنج دیا جاتا تھا۔ کہ وہ ایک آیت تو ایسی بنا دیں۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اعتراض تو زباندانی کے متعلق ہونے پر تو یہ جواب موزوں ہو سکتا ہے۔ لیکن جب بحث ہو۔ علم حقیقی کے متعلق اور بتائی جاوے زباندانی کی خوبی تو یہ جواب موزوں نہیں ہو سکتا۔ فیضی سے بڑھکر اس پہلو میں کس کا کمال ہوگا۔ کہ جس نے بے نقط قرآن بنا دکھایا اور پھر ہر زبان کا ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی ایسا کامل استاد ہو سکتا ہے۔ کہ فصاحت میں اسکی ہمسری کرنا اوروں کے لئے ناممکن ہو تب کیا یہ سب الہام بن جاوینگے۔

جواب۔ قرآن مجید کا لاثانی ہونا فصاحت وبلاغت میں مقید کرنا سراسر ناواقفیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا۔ کہ صرف فصاحت وبلاغت میں قرآن کریم لاثانی اور بے نظیر ہے۔ بلکہ اسکو اللہ تعالیٰ نے معارف اور نکات میں بھی بے مثل فرمایا ہے۔ اور ضمناً فصاحت وبلاغت بھی آجاتی ہے۔ کیونکہ وہ بھی کلام کا جزو ہوتی ہے۔ اور کلام کی اعلیٰ خوبی ہے۔ پس یہ ایک مغالطہ ہے۔ کہ قرآن صرف بلاغت میں ہی بے نظیر ہے۔ بھلا اگر ایسا ہے۔ تو پھر تم معارف اور نکات اور رموز واسرار کے لحاظ سے ہی مقابلہ کر کے دکھاؤ۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ

قرآن مجید کا جواب منکرین قرآن کے لئے نہایت مشکل ہے۔ صرف زباندانی کی فصاحت پر مشتمل نہیں بلکہ ہر ایک صفات جو الہٰی کتاب میں ہونی چاہیے اس کو یہ دعویٰ متضمن ہے۔

فیضی کا کمال آریہ سماج میں عام زبان زد ہے۔ لیکن یہ ناواقف قوم اتنا بھی نہیں سمجھ سکتی۔ کہ کیا فیضی نے بے نظیری کا دعویٰ بھی کیا اور اپنی کتاب کو قرآن کریم کے مقابلہ میں پیش کیا لیکن خود فیضی کا یہ حال ہے کہ اس کمال کے باوجود جو اس نے اپنی تصنیف میں دکھایا ہے۔ وہ اپنی کتاب میں ہی معترف ہے۔ کہ قرآن کریم سے اسے کچھ نسبت نہیں

لیکن عجیب بات ہے۔ کہ آریہ صاحبان ضرورت کے وقت گو فیضی کی تفسیر کو قرآن کریم کے مقابلہ میں پیش کر دیا کرتے ہیں۔ مگر ان کے اکابر باوجود اسکو ہندوؤں کی کتب پرمتوں کے ہمپایہ سمجھنے کے اس کے الہامی خیال کرنے کو کار جہلا خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ پنڈت لیکھرام پشاوری کلیات آریہ مسافر حصہ سوم صفحہ ۵۹۸ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔

"ہر برہمنو کی نسبت الہامی ہونے کا دعویٰ ایسا ہی بے بنیاد ہے۔ جیساکہ فیضی کی بے نقط کتاب سواطع الالہام کو فیضی کا قرآن جاننا۔ حالانکہ سوا چند جہلاء کے کوئی عالم اس کا قائل نہیں"

جو "کامل استاد" کا امکان آپ نے بیان کیا ہے۔ اول تو میں بتا چکا ہوں۔ کہ اس سے بے نظیری قرآن پر حرف نہیں آسکتا۔ دوم یہ امکان بصورت دعویٰ فی ذاتہ باطل ہے۔ اگر یقین نہ ہو۔ تو کوئی تحدی کر کے دیکھ لے۔ کس طرح ذلیل وخوار ہوتا ہے۔ قرآن کریم کا مقابلہ کوئی بچوں کا کھیل نہیں۔

اعتراض نمبر ۲۳ عربی زبان میں فصاحت اور بلاغت کی جانچ بھی مستند طور پر ہونا ناممکن ہے جس زبان میں سچے علوم کی کمی ہو۔ اور جس نے اور زبانوں سے چند علوم مستعار لئے ہوں۔ وہ خوشہ چین زبان کمال دکھا ہی کیا سکتی ہے۔ یہ تاریخی واقعات ہیں۔ کہ بعض مسلمانوں نے سنسکرت زبان میں دسترس حاصل کی اور مختلف کتب کے تراجم ہوئے۔ عربی قرآن کا فصاحت وبلاغت کا دعویٰ یہی حیثیت رکھتا ہے۔ کہ جہاں کوئی درخت نہ ہو وہاں ارنڈ ہی پردھان ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواب - جس بات سے انسان ناواقف ہو - اس کے متعلق بہت سے خیالات اس کے دل میں اٹھتے ہیں اور وہ اکثر دفعہ غلط ہوتے ہیں - جناب نہ تو عربی سے واقف اور نہ ہی فصاحت وبلاغت کے عالم - لیکن یونہی کہدیا - کہ فصاحت وبلاغت کی جانچ ناممکن ہے - کیا کوئی اللہ تعالیٰ کے نور کو منہ کی پھونکوں سے بجھا سکتا ہے - جب نہیں تو پھر اس قدر افترا کا کیا فائدہ - کیا اسی سے وید الہامی ثابت ہو سکتا ہے "یہ تاریخی واقعات" جو ہیں اول ان کا کسی غیر آرین قوم کی معتبر و مستند تاریخ سے ثبوت دیتے - تو خوب تھا - کیونکہ اپنی فضیلت جتانے کے لئے مبالغہ کرنا آریہ قوم کا دائمی وطیرہ ہے - علاوہ اس کے وید کی صداقت تو ثابت نہیں ہو سکتی - بلکہ اس کی بطالت پر ایک گونہ شہادت ہے - کہ باوجود انہوں نے سنسکرت میں کمال حاصل کرنے کے وید کے بے نمود پا کر اس کے ترجمہ کی طرف بالکل توجہ نہ کی - کیا یہ قرآن کا اعجاز نہیں کہ جس قوم میں گیا وہاں اسکے طفیل علوم و فنون میں استاد ہو گئی - اور وید جس زبان میں آئے - اس کا اب صفایا ہے کہ وید کے جاننے والے بھی اب دنیا میں ناپید ہیں - سوم اگر اس سے کہ لوگ سنسکرت کو جانتے تھے - کچھ سنسکرت کی فضیلت حاصل ہو سکتی ہے - تو ہم ہزارہا عیسائی ماہرین عربی پیش کر سکتے ہیں خود لغت کی کتاب اقرب الموارد کا مصنف بھی عیسائی ہے - جو عربی زبان کی ایک معتبر کتاب ہے - جو آپ نے جواہر پردھان کا معاملہ پیش کیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ آپ جیسے قرآن مجید سے بالکل بے بہرہ ہیں - اسی طرح تاریخ سے بھی بے خبر - ورنہ اس قدر دھوکہ دینے کی جرأت نہ کرتے کیونکہ معمولی تاریخ کی ورق گردانی سے یہ بات واضح ہے کہ ان دنوں عرب میں فصحا و بلغا کا بہت چرچا تھا - اور شعرا کی بہت کثرت تھی - اور جس شاعر کا سال بھر انتظار ہوتا تھا - اور جس کا قصیدہ فصاحت و بلاغت میں یکتا ہوتا تھا وہ کعبہ میں لٹکایا جاتا تھا لیکن پھر بھی قرآنی فصاحت و بلاغت کے مقابلہ میں کوئی دم نہ مار سکا - اور یہی اس کی صداقت کا کافی گواہ تھا - [illegible] ظاہری فصاحت و بلاغت میں [illegible] علوم و فنون اور حقائق و دقائق اور وصول الی اللہ کے [illegible] بیان کرنے میں بھی اپنی نظیر آپ ہے -

اعتراض نمبر ۲۳ } قرآن میں معجزہ شق القمر مذکور ہے لیکن سارا اسلامی لٹریچر شاہد ہے کہ یہ واقعہ شق القمر زیر بحث ہے - نہ معلوم خدا نے ایسی تعبیر کیوں کی - کہ بجائے اختلاف کے دور ہونے کے اور اختلاف بڑھا دیا - چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور ان کا مشرق و مغرب کو جا کر پھر آپس میں ملنا صریحاً ازمحل ہے جسکو آجکل تسلیم کیا جانا تو کہاں - اس وقت کے زمانہ جہالت میں بھی ناقابل تسلیم اور سراسر مشکوک سمجھا گیا - اگر قرآن واقعی کلام الٰہی ہے - اور خدا اسکی تصدیق کے لئے قوانین (جو آریوں نے اسکے بنائے ہیں - مثال) توڑنے پر بھی طیار ہے - تو کیوں نہیں اب وہ اس جھگڑے کو مٹا دیتا - چاند کے ٹکڑے کرنا اور ملانا تو کیا ہم ناخن یا بال جسم سے علیحدہ کرتے ہیں یقیناً تمام دنیا کے انبیاء معہ وید رشیوں کے - خوب) جو قرآن کے معتقدین ان کو خدا سے بحال نہ کرا سکینگے - سچ پوچھو تو زبان حال سے ایسے گپوں کو ماننے والے فتویٰ دے رہے ہیں - کہ کوئی دلیل یا معقول ثبوت ان کو قرآن کے ربانی ہونے کا آج تک نہیں ملا -

جواب - معلوم ہوتا ہے - کہ جناب نے محض دھوکہ دہی کیلئے "اسلامی لٹریچر" بنا لیا - گویا مسلمان سادہ لوح ہیں جو آپکے قابو میں آجائیں گے - لیکن یاد رکھیے - کہ مسلمان جانتے ہیں - کہ آپ کا اسلامی لٹریچر کو مطالعہ کرنا تو کجا نام تک بھی نہیں جانتے - تمام اہل اسلام کے نزدیک معجزہ شق القمر مسلم ہے - اس میں کوئی نزاع نہیں اگر کوئی اختلاف ہے - تو اسکی نوعیت وقوع میں ہے - اور اس سے معجزہ کو کچھ ضعف نہیں پہنچ سکتا - یہ ایک لطیف کشف تھا - جو دوستوں اور دشمنوں کو دکھایا گیا - اور اپنے اندر ایک عظیم الشان پیشگوئی رکھتا تھا - کہ عرب کی موجودہ حکومت تباہ ہو جائیگی - جس نے پوری ہو کر اس معجزہ کی صداقت پر مہر کر دی - آپ نے کیا [illegible] اس وقت کے زمانہ جہالت میں بھی ناقابل تسلیم اور سراسر مشکوک سمجھا گیا - لیکن یہ کس قدر افترا ہے - اگر کوئی یقینی ثبوت ہے - تو پیش کریں - ورنہ ایسے [illegible] سے پرہیز کیجئے - [illegible] موجودہ زمانہ میں ناقابل تسلیم بتایا ہے -

اس کے لئے ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں - جناب سوامی دیانند جی کا یہ قول ہی پیش کرتے ہیں -

"وہ ابھی ستوگنیوں کے حال میں کہتے ہیں - کہ وہ اودیکت (لطیف ترین مادہ) کو شکل میں لانے اور پرکرتی (علت مادیہ) پر قابو پانے میں کامیابی حاصل کرتے ہیں -"

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۳

پھر جناب کو ایسے معجزات سے کیوں انکار ہے قرآن کریم واقعی کلام الٰہی ہے - اور اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کے لئے آرین قوانین کو توڑ سکتا کیا بلکہ توڑتا ہے - اور سچ پوچھو تو اس نے تو زبردست طور پر صداقت قرآن کے لئے ثبوت دیا جسکی آنکھیں ہوں دیکھے بھلا کیا لیکھرام کے قتل میں آرین قوانین نہ ٹوٹے تھے - اور دیانند جی کی موت سے قبل از مرگ خبر دینے سے یہ قوانین نہ شکستہ ہو گئے تھے - ہوئے اور یقیناً ہوئے - لیکن افسوس ہے - ایسی سمجھ پر جو ان کو رات کے - باقی یہ کہ اللہ تعالیٰ عزوجل ایسا کرے یاد رہے - کہ پہلے معجزات سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا - جو اٹھائیں گے معلوم نہیں آپ لوگ پرمیشر کو کیسا حقیر سمجھتے ہیں - کہ اسے ایسے معمولی کاموں کے سر انجام دینے پر بھی قادر نہیں سمجھتے - اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بالا ہے - اگر قدرت یا عدم قدرت کا سوال ہے تو سوامی صاحب کا یہ قول یاد رکھیں "وہ قادر مطلق ہے اسکو اسباب کی ضرورت نہیں - وہ سب کچھ بدون اسباب کے کر سکتا ہے -" اس نے تو اس زمانہ میں بھی چاند اور سورج کو بے نور کرکے اس معجزہ کی تصدیق کی - سمجھے کون اور کیوں؟

اعتراض نمبر ۲۵ } جہاں ثبوت قرآن کے الہامی ہونے کا کوئی نہیں - وہاں اس کے انسانی ہونے کا ثبوت خود سارا قرآن اس کی ہر ایک آیت اور ہر نقطہ سے مل رہا ہے - جیسا کہ آگے واضح ہوگا -

جواب - ایسا ثبوت محض اپنی کوتاہ فہمی کا ثبوت ہوگا جیسا کہ آگے واضح ہوگا -

(باقی آئندہ)

المرقوم [illegible] معلم مدرسہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ضروری اعلان

شیعوں کی تردید میں ایک بے نظیر تصنیف

خلافت راشدہ حصہ اول

مصنفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور

عرصہ سے یہ لاثانی اور کار آمد کتاب نایاب تھی اور شیعوں کی تردید میں سلسلہ کی طرف سے کوئی مستقل تصنیف موجود نہ تھی۔ اس لئے اس ضرورت کو محسوس کر کے اس کتاب کو دوبارہ چھپوایا گیا ہے۔ حضرت مولوی صاحب کا طرز تحریر اور طرز استدلال کسی مزید تعریف کا محتاج نہیں ؎ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ صرف قرآن شریف سے ہی خلفاء کرام کی صداقت اور شیعہ معترضین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے جس کا جواب آجتک شیعوں سے نہیں بن پڑا۔ بلحاظ فصاحت و بلاغت اور زبان کے زباندانی کے کورس کا کام دیتی ہے شیعوں کے لئے کاری حربہ ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اسکو اکثر زیر مطالعہ رکھیں۔

صفحات قیمت ۸/

تبلیغ ہدایت

مولفہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالےٰ

آجتک سلسلہ میں کوئی ایسی کتاب مکمل صورت میں شائع نہیں ہوئی تھی۔ جسمیں تمام مسائل مختلف فیہ احمدیت کے متعلق بحث کی گئی ہو۔ ایک رسالہ اگر وفات مسیح پر ہے۔ تو دوسرا صداقت مسیح پر۔ ایک اگر معیار نبوت پر ہے تو دوسرا پیشگوئیوں پر۔ غرضکہ مجموعی رنگ کی کتاب ایسی موجود نہ تھی جسمیں یکجائی طور پر یہ تمام مسائل حل کئے گئے ہوں اور فصاحت سے تبلیغ کا حق ادا کیا گیا ہو۔ حضرت مصنف موصوف نے اس ضرورت کو اس کتاب میں کما حقہ پورا کیا ہے۔ وفات مسیح۔ صداقت مسیح موعود۔ معیار نبوت۔ ختم نبوت۔ پیشگوئیاں۔ محکمات۔ متشابہات۔ نشانات وغیرہ۔ غرضکہ تمام پہلوؤں پر بسط اور تفصیل کے ساتھ نہایت عمدگی سے بحث کی ہے۔ حضرت مصنف موصوف کا دلربا اور مقبول عام طرز تحریر کسی مزید تعریف کا محتاج نہیں۔ یہ کتاب چونکہ نہایت ہی ضروری ہے۔ اور آج کل زیر طبع ہے۔ اس لئے احباب کو اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ احباب اگر اس کتاب کی خریداری کثرت سے کرنا چاہیں۔ تو اس کی کافی تعداد چھپوائی جائے۔ سردست پانچسو تعداد کے چھاپنے کا ارادہ ہے۔ اور یہ تعداد اسکی اہمیت اور ضرورت اور شان کے لحاظ سے بہت قلیل ہے۔ اس لئے احباب اگر چاہیں اور اس کتاب کے اثر کو محسوس کر کے اطلاع دیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد کی خریداری کی اطلاع دے سکتے ہیں تو اس کو کم از کم ایک ہزار چھپوایا جاوے۔ زیادہ تعداد ہونے سے قیمت بھی کم ہو جائیگی۔ صفحات قریباً ۲۰۰ ہونگے۔ قیمت ۸/

کتاب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محافظ جنین

یعنی

حبوب مانع اسقاط حمل

یہ حبوب حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب کی مجرب ادویات میں سے ایک دوائی ہے اس کے استعمال سے بیشمار گھر خدا کے فضل سے آباد ہو رہے ہیں۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کے استعمال سے اٹھرا کی بیماری بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اور جن کے گھر اولاد ہو کر بچپن میں ہی ضائع ہو جاتی ہو۔ یا حمل گر جاتے ہوں۔ یا مردہ بچہ پیدا ہوتا ہو۔ اس کے استعمال سے سب شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ یہ حبوب بانجھ پن جو کمزوری رحم سے ہو دور کرنے کی لاثانی دوا ہے۔ اور یہی حبوب ان مایوس انسانوں کے لئے تریاق ہے جو کہ محرومی اولاد کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتے ہوں۔ اس کے استعمال سے اولاد مضبوط تندرست پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ تمام امراض جن سے بچے چھوٹی عمر میں داغ مفارقت دے جاتے ہوں۔ ان کے استعمال سے نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ اس کی سچائی کے لئے ہمارے پاس بیشمار شہادتیں موجود ہیں۔ اور یہ ہمارے دوائی خانہ کی ایک مشہور و معروف دوائی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

نوٹ پوری خوراک چھ تولہ ہے۔ جو کہ ایام حمل و رضاعت کے لئے کافی ہوتی ہیں۔ یکدم ۶ تولہ منگوانے والے احباب سے محصولڈاک نہیں لیا جائیگا۔

نظام جان دوائی خانہ خیر خواہ مرضیان

قادیان۔ پنجاب

ایک روپیہ میں گھر بیٹھے خضاب سیکھ لو

"وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دو"

لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں اور اپنا قیمتی وقت بھی اس دھن میں ضائع کرتے ہیں۔ اور طرح طرح کے دکھ بھی اٹھاتے ہیں۔ مگر پھر بھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھتے۔ اس وقت ان کی کیا حالت ہوتی ہے۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میں بفضل خدا دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وہ ناامید نہ ہوں۔ ان کو میں کامیابی کا گر بتاتا ہوں۔ ہمت کریں۔ اور ہزاروں روپیہ کمائیں۔ اور مجھکو دعا دیں۔ مجھے خدا کے فضل و کرم سے ایک ایسا نسخہ خضاب کا ملا ہے جو بالوں پر لگانے سے ۵ منٹ میں بال سیاہ قدرتی بالوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ نہ باندھنا پڑتا ہے اور نہ جلد پر داغ دیتا ہے۔ نہ ہی بالوں کو سخت و موٹا کرتا ہے۔ بلکہ ملائم چمکدار بناتا ہے۔ اسمیں کاسٹک کی قسم کی کوئی چیز نہیں ہے۔ لطف یہ ہے کہ کم خرچ بالانشین ہے۔ اس کے لگانے سے آٹھ دن بعد کھونٹی نمودار ہوتی ہے۔ جو ایک ہلکا سا برش لگانے سے سیاہ قدرتی کی مانند ہو جاتی ہے میں نے اس کا خود اشتہار دینا تھا۔ سادہ اور سستا بنا ہوا میرے پاس موجود بھی ہے مگر میرا خیال پہلے سے یہ تھا کہ جب مجھکو خضاب کا کامل نسخہ ملیگا تو کم از کم انگلش بنتی میں ضرور سکھاؤنگا۔ کیونکہ جو لوگ خضاب جانتے ہیں وہ ہزاروں روپیہ کے بھی دوسرے کو بتانا حرام سمجھتے ہیں۔ سو میں خدا کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہوں۔ لہذا یہ اعلان بغرض فائدہ خلق اللہ کے پیش کیا جاتا ہے جو شائقین ایک روپیہ بھیجکر نسخہ معہ ترکیب ساخت کے حاصل کریں۔ اگر نسخہ غلط ہو یا نہ بنے تو وہ میرے پاس آکر سیکھ سکتے ہیں۔ **نظام جان دواخانہ خیر خواہ مرضیان۔ قادیان ضلع گورداسپور**

مرغ کی گولیاں

ہم نے احباب کی سفارش پر ایک بچہ مرغ کو مہر تال اور شنگرف کھلانی شروع کی ہوئی ہے۔ جس کو ذبح کرکے روغن نکالکر بریاں کرکے گولیاں بنائی جائینگی۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ ماہ نومبر ۲۳ء میں تیار ہو جائینگی۔ جن کے استعمال سے تمام اعضاء رئیسہ میں از سر نو طاقت آجاتی ہے۔ اور بوڑھوں کو عالم شباب میں لے آتی ہیں۔ علاوہ ازیں درد پیچ وغیرہ کو بھی مفید ہیں۔ احباب فوراً درخواستیں بھیجدیں۔ کہ ہم تیار ہونے پر ان کو خود بخود بذریعہ ڈاک وی پی ارسال کردیں۔ قیمت بحساب ۱ر فی درجن پوری خوراک، چالیس روز کی ۱۰ روپیہ اور علاوہ محصولڈاک وغیرہ (۷ر) بذمہ خریدار ہوگا۔ **نوٹ** جو احباب پوری خوراک چالیس یوم کی طلب کرینگے ان کو اسی نرخ مذکورہ پر ارسال ہونگے۔

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم

گجرات گڈھی شاہدولہ صاحب

ہنسی کی بات نہیں

بلکہ یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ وہ خضاب جو اپنی خصوصیت میں اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ جو برف جیسے سفید بالوں کو پانچ منٹ میں سیاہ کر دیتا ہے۔ اور بالوں کو نرم رکھنے کے علاوہ استعمال میں باندھنے جوڑنے کی قطعاً ضرورت نہیں رکھتا کوڑیوں کے مول لٹایا جاتا ہے۔ بعض لوگ اس خضاب کو موازی ۹ر بعض ۱۲ر بعض ۱۴ر فی شیشی کے حساب سے فروخت کر رہے ہیں میرے پاس سے مال منگوانے والوں کو جو کم از کم مبلغ چھ روپیہ کا مال منگوائیگے۔ یہ خضاب فی شیشی چند پیسوں میں پڑ جائیگی۔ ایسے خضاب کے نسخہ بتانے میں بھی مجھے کچھ بخل نہیں نسخہ کی قیمت صرف مبلغ عا جو بذریعہ وی پی یا منی آرڈر وصول کیجاتی ہے۔ کم استطاعت احمدی احباب اپنے اپنے مقامی سکرٹری صاحب کی سفارش پر مبلغ عہ میں بھی نسخہ لے سکتے ہیں۔ **نوٹ ۱** - ایک آنہ کے ٹکٹ بھیجنے پر خضاب کا نمونہ بھیجا جا سکتا ہے۔ **نوٹ ۲** - نسخہ بتانے کی میعاد کل ایک ماہ ہے۔

منیجر شفاخانہ جان آدم از قادیان ضلع گورداسپور

370

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

ایک رجمنٹ کا روپیہ چرانے کیلئے گوروں کی سازش

رنگون۔ ۲ر نومبر۔ ایک رجمنٹ میں کوشش کی گئی تھی۔ کہ فوج کی تنخواہ کا صندوق اڑا دیا جائے جس میں کئی ہزار روپیہ کے نوٹ تھے۔ جمعرات کو بنک میں چھٹی تھی۔ اور جمعہ کو تنخواہ بٹنی تھی۔ انہوں نے کوشش کی۔ تنخواہ بٹنے سے پہلے ہی تمام روپیہ اڑا لیا جائے۔ مگر تین گورہ اور تین اینگلو انڈینوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ سازش ایک گورے نے کی تھی۔

ایک انگریز افسر پولیس کو سزا

رنگون۔ یکم نومبر۔ چاولوں کی چوری کے مقدمہ کی طویل تحقیقات کے بعد ۹ ملزموں کو سزا ہوئی۔ مسٹر ریچ سمتھ سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر پی میکفیز ملازم پوسٹ کو چار چار سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ اور دوسرے ملزموں کو ۶ ماہ سے ایک سال تک قید سخت ہوئی۔

سرحدی پٹھانوں کا حملہ

دہلی سے سرکاری اطلاع مورخہ ۳ر نومبر مظہر ہے کہ ۲۶ر اکتوبر کو سرحدی پٹھانوں کے ایک گروہ نے جو جلال خیل معلوم ہوتے تھے۔ وزیرستان میں کوٹ کائی کے قریب نائی کچ کی چوکی کے سپاہیوں پر حملہ کیا۔ ۹۱ پنجابیز کی ایک حفاظتی پارٹی جو چوکی سے ستر گز کے فاصلہ پر تھی۔ ۲ آدمی مارے گئے۔ اور ایک مجروح ہوا۔ ۲ بندوقیں بھی کھوئی گئیں۔

اضلاع کی تبدیلی کے متعلق سرکاری اعلان

۱۴ر اکتوبر ۱۹۲۲ء کا ایک سرکاری اعلان ہے کہ یہ افواہ کہ پنجاب کے کئی اضلاع کو دوسرے اضلاع میں ملا دیا جائیگا۔ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کسی ضلع کے متعلق کوئی ایسا خیال نہیں ہے۔

گرفتار شدہ اکالیوں کی تعداد

اکالی گرفتاروں کی تعداد ۱۹۵۰ تک پہنچ گئی ہے۔ حسب معمول وہ اکالی بھی دوبارہ سزا پالی کرنے کے لئے پیش ہوئے ہیں۔ جو یوم ماقبل چھوڑ دئے جاتے ہیں۔

دربار صاحب میں ہندو خواتین کی توہین کا معاملہ

امرتسر ۳ر نومبر۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے اپنے ایک اعلان میں دربار صاحب میں ہندو خواتین کی توہین کے معاملہ کی حقیقت یوں بیان کرتی ہے کہ ایک دن چند سیوادار کر ماں سنگھ مرمر دھو رہے تھے۔ انہوں نے چند ہندو عورتوں سے بار بار درخواست کی کہ ذرا پیچھے ہٹ جائیں۔ مگر وہ نہ ہٹیں۔ ناچار انہوں نے اسے دھونا شروع کر دیا۔ جس سے پانی ان خواتین تک پہنچ گیا۔ سیواداروں کا یہ فعل واقعی خود رایانہ تھا۔ چنانچہ ان کو تنبیہ اور جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ کمیٹی نے اس واقعہ پر اظہار افسوس بھی کیا ہے۔

لارڈ انچکیپ آگئے

بمبئی۔ ۳ر نومبر۔ لارڈ انچکیپ معہ لیڈی انچکیپ اور اپنی دختر و پرائیویٹ سکرٹری کے آج صبح کو بمبئی پہنچے۔ اور اسپشل ٹرین کے ذریعہ سے فوراً دہلی روانہ ہو گئے۔ مسٹر پرسوتم داس ٹھاکر داس اور مسٹر دلال ممبر کمیٹی تخفیف اخراجات بھی اسی گاڑی سے روانہ ہو گئے۔

لارڈ انچکیپ نے کوئی اظہار رائے نہیں کیا

بمبئی۔ ۳ر نومبر۔ لارڈ انچکیپ کی تشریف آوری پر ایک اخبار کے نمائندہ نے ان سے ملاقات کی۔ لارڈ صاحب نے قطع و برید اخراجات کے متعلق کوئی بیان دینے سے انکار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ لندن میں وہ کہہ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اور برطانوی گورنمنٹ کے تغیرات وزارت کے متعلق بھی کوئی بیان دینے سے انکار کیا۔ کرایہ آمد و رفت کے متعلق کہا وہ امید کرتے ہیں کہ معقول تخفیف کیجائیگی۔

سول نافرمانی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو گئی

کانگرس کی سول نافرمانی کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے خلاصہ یہ ہے۔ (۱) ملک اجتماعی سول نافرمانی کے لئے اس وقت تیار نہیں۔ (۲) صوبوں کی کانگرس کمیٹیوں کو اختیار دیا جائے۔ کہ وہ محدود حلقہ میں کسی قانون یا ٹیکس کے خلاف سول نافرمانی کرسکیں۔ (۳) قومی پنچایتیں قائم کرنے پر زور دیا جائے۔ لیکن وکلا کے خلاف اسوقت جس قدر قیود ہیں۔ وہ ہٹالی جائیں۔ (۴) نیشنل سکول اور کالج کھولے جائیں۔ لیکن پکٹنگ وغیرہ کے ذریعہ طلباء کو موجودہ سکولوں اور کالجوں سے ہٹانے کی کوشش نہ کی جائے۔ (۵) مزدوروں کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی جائے۔ (۶) نیشنلسٹ لوگ کونسلوں میں جائیں۔ یا نہ اس کے متعلق ممبروں میں اختلاف رائے ہے۔ حکیم اجمل خانصاحب مسٹر پٹیل اور پنڈت موتی لال نہرو کونسلوں میں جانے کے حق میں ہیں۔ اور مسٹر راجا گوپال آچاریہ مسٹر کستوری رنگا آئینگر اور ڈاکٹر انصاری اس کے خلاف ہیں۔

فوجی پنشنروں اور سکھ طلبا کا جتھہ

امرتسر ۴ر نومبر۔ فوجی پنشنروں کا دوسرا جتھہ تیار ہو رہا ہے۔ خالصہ کالج کے طلبا کا جتھہ بھی بھرتی ہو رہا ہے۔

خلافت کمیٹیوں کو تنبیہ

بمبئی۔ ۴ر نومبر۔ شیخ چھوٹانی نے اعلان کیا ہے کہ مجھے خطوط موصول ہوئے ہیں کہ انگورہ فنڈ کا روپیہ اسی غرض کے لئے محفوظ ہے دوسری جس غرض کے لئے وہ جمع کیا گیا ہے۔ اس لئے میں ہندوستان کی تمام خلافت کمیٹیوں کو تنبیہ کرتا ہوں کہ انگورہ فنڈ میں کوئی روپیہ صرف نہ کریں بلکہ فی الفور یہاں بھیجدیں۔ پراونشل خلافت کمیٹیوں کو ایک ہفتہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو اطلاع دینی چاہئے کہ انہوں نے انگورہ فنڈ میں سے اگر کوئی روپیہ صرف کیا ہے تو وہ کس قدر ہے۔ اور اس وقت ان کے پاس کس قدر ہے جو انہیں فی الفور مرکزی کمیٹی کو بھیجدینا چاہئیے۔ انہیں دفتر ہذا کو یہ بھی لکھنا چاہئیے۔ کہ ان کے مصارف کس قدر ہیں جنکی کہ بجٹ کے قاعدہ کے مطابق اجازت ہے۔

رہتک کانفرنس کی صدارت

بموجب قرار داد ورکنگ کمیٹی کماری بجیاوتی جی کثرت رائے سے آئندہ رہتک کانفرنس کی صدر منتخب ہوئی ہیں۔

بنارسی افیون کی فروخت

کلکتہ۔ ۲ر اکتوبر۔ کل افیون کے دو صد صندوق فروخت ہوئے۔ ان کی کل قیمت ۲۵۰۰۹۰ روپیہ ہوئی۔ ایک صندوق کی زیادہ سے زیادہ قیمت ۵۰۵۴ روپیہ اور کم سے کم ۵۰۰ روپیہ تھی۔

ہندوستان کا ہندوستانی ہائی کمشنر

دہلی۔ ۴ر نومبر۔ مسٹر بھورے آئی سی ایس سیکرٹری ہائی کمشنر ہند کو عارضی طور پر ہائی کمشنر ہند مقرر کیا گیا ہے۔

۲۱ گورکھا سپاہیوں کے استعفے

اکالی سکھوں سے حکومت کا سلوک دیکھ کر ۲۱ گورکھا سپاہی مستعفی ہو گئے۔ استعفوں کی منظوری کی بجائے سزا دی گئی

گورکھوں کے استعفے منظور کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک کی خبریں

خلافت خاندان عثمانیہ میں رہیگی۔ مگر حکومت نہیں

قسطنطنیہ۔ ۳ر نومبر۔ انگورہ کی مجلس ملیہ نے اتفاق رائے سے یہ قانون منظور کیا ہے۔ کہ ۱۶ر مارچ ۱۹۲۰ء سے آئندہ ہمیشہ تک قومی حکومت مجلس ملیہ کے ہاتھوں میں رہیگی۔ اور اس کے سوا اور کوئی حکومت تسلیم نہیں کی جائے گی۔ ملت ترکیہ قسطنطنیہ کی بھی کوئی شخصی حکومت تسلیم نہیں کریگی۔ خلافت خاندان عثمانیہ میں رہیگی۔ مگر مجلس ملیہ کسی ایسے رکن کا انتخاب کریگی جس کی اخلاقی حالت اور اوصاف حمیدہ اسے اُس عہدہ جلیلہ کا اہل ثابت کرنے ہونگے۔

تھریس کے ضلع پر ترک احرار کا قبضہ

اکسفورڈ۔ ۴ر نومبر۔ مدانیہ کانفرنس کی قرارداد کے مطابق سہ شنبہ کو ضلع چورلی جو مشرقی تھریس میں واقع ہے۔ ترک احرار کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ یہ پہلا علاقہ ہے۔ جو ترک احرار کے قبضہ میں دیا گیا ہے۔

غیر جانبدار علاقہ میں ترکوں کی پیش قدمی

قسطنطنیہ۔ ۲ر نومبر۔ ترک درہ دانیال اور قسطنطنیہ میں فوجی عمر کے تمام مسلمانوں کو درج رجسٹر کر رہے ہیں۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ان کو مسلح کر سکیں۔

صلح ہونے کے بعد قسطنطنیہ کے تخلیہ کا اعلان

قسطنطنیہ۔ ۲ر نومبر۔ جنرل ہیرنگٹن نے اعلان کیا ہے کہ صلحنامہ پر دستخط ہوجانے کے بعد قسطنطنیہ سے اتحادی فوجیں واپس ہوجائینگی۔

انگلستان ترکوں کا دشمن نہیں

لندن۔ ۴ر نومبر۔ آج مسٹر بونرلا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ترکوں نے خیال کر لیا ہے۔ کہ گزشتہ جنگ کے لازمی نتیجہ کے ماسوا ہم ان سے کوئی خاص دشمنی رکھتے ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس خیال سے نجات پالیں۔ لیکن اس کا یہ منشا نہیں ہے۔ کہ ہم یونانیوں سے بے انصافی کرینگے۔

اٹلی کے وزیر اعظم کو ملکی اختیارات

روما۔ ۲ر نومبر۔ کابینہ نے سائنر مسولینی کو نومبر اور دسمبر کی کانفرنسوں کے متعلق کلی اختیارات دیدئے ہیں۔ اور بیکار محکموں کو بند کر دیا ہے۔

اٹلی کے انقلاب پسندوں نے ایک شہر کو تباہ کر دیا

روما۔ ۴ر نومبر۔ فسسٹیوں نے شہر باری میں اشتراکیین کے تمام دفاتر تباہ کر دئے ہیں اور صوبہ باری میں کئی مقامات پر ان سے لڑائی بھی ہوئی۔ اندریا میں فسسٹیوں اور قوم پرستوں میں لڑائی ہوئی۔ جس کے بعد آخرالذکر کے دفاتر تباہ کر دئے گئے۔

قسطنطنیہ میں اتحادی افسروں کی تنخواہیں

قسطنطنیہ۔ ۲ر نومبر۔ اتحادی ہائی کمشنروں نے ترک سرکاری بنک کو حکم دیا ہے کہ پانچ لاکھ ترکی طلائی پونڈ فروخت کرے۔ تاکہ اتحادی افسروں کی تنخواہیں ادا کی جائیں۔ یہ گویا دولت انگورہ کے اس حکم کا توڑ ہے کہ مقامی حکومت سے کوئی لین دین نہ کیا جائے۔

قسطنطنیہ کا ترک گورنر

قسطنطنیہ۔ ۵ر نومبر۔ کابینہ مستعفی ہو گئی ہے۔ انگورہ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے رفعت پاشا گورنر تھریس نے قسطنطنیہ کی گورنری کا چارج لے لیا ہے۔

"خلیفۃ المسلمین" کی صدارت میں جلسہ

لندن۔ ۳ر نومبر۔ زیر صدارت "خلیفۃ المسلمین" وزراء و امراء کی کونسل کا آج صبح بمقام قسطنطنیہ محل کے اندر ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں قومی مجلس کے فیصلہ سے پیدا شدہ حالت پر غور کیا گیا۔

لاسین کانفرنس میں باب عالی کا نمائندہ نہ جائے گا

قسطنطنیہ۔ ۴ر نومبر۔ وزیر اعظم نے ہائی کمشنران کو مطلع کیا ہے کہ حکومت قسطنطنیہ لاسین کانفرنس میں اپنے نمائندے نہیں بھیجیگی۔

خلیفۃ المسلمین کے متعلق مختلف بیانات

شکاگو ٹریبیون کا بیان ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا نے اسمبلی کے روبرو تقریر کرتے ہوئے سفارش کی ہے۔ کہ جبتک امن نہ قائم ہوجائے سابق خلیفہ ہی کو رہنے دیا جائے۔ تاکہ اس درمیان میں باقی اسلامی دنیا سے مشورہ کرنے کا موقعہ مل جائے۔ بخلاف اس کے مارننگ پوسٹ میں انگورہ کا ایک تار چھپا ہے کہ قومی مجلس نے ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ موجودہ سلطان اور قسطنطنیہ کی حکومت کے اراکین پر سازش کا مقدمہ چلایا جائے۔

لاسین کانفرنس کی تیاریاں

جنیوا۔ ۵ر نومبر۔ لاسین کے مقام پر کانفرنس کے اجتماع کی تیاریاں بڑی سرعت سے ہو رہی ہیں۔ لیکن ابتدائی گفت و شنید کی تاریخ کے متعلق ابھی یقین نہیں ہے۔ ۱۳ر نومبر کی تاریخ غالباً ملتوی کی جائیگی۔

ایک یونانی جزیرہ میں بغاوت

ایتھنز۔ ۴ر نومبر۔ جزیرہ سموس میں بغاوت شروع ہو گئی ہے۔ اہل جزیرہ مجلس اقوام کے ماتحت خود مختار حکومت چاہتے ہیں۔

ہندوستانی طلبا انگلستان میں

لندن۔ ۲ر نومبر۔ دفتر ہائی کمشنر کے صیغہ طلبا ہندوستانی کی رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ر مارچ سے واضح ہوتا ہے کہ حکومت متحدہ انگلستان میں ۱۰۵۰ ہندوستانی طلبا تعلیم پا رہے ہیں۔ جن میں ۴۵۰ لندن یونیورسٹی میں۔ ۱۵۰ اکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیوں میں اور اتنے ہی اڈنبرا یونیورسٹی میں ہیں حکام یونیورسٹی ہر جگہ ہندوستانی طلبہ کی مشکلات کو رفع کرنے پر تیار ہیں۔ جو بجائے خود کھیلوں اور اجتماعی سرگرمیوں میں زیادہ عملی حصہ لے رہے ہیں۔

مس میکسوینی کی گرفتاری

لندن۔ ۴ر نومبر۔ آج آزاد ریاست کی فوجوں نے مس میری میکسوینی کو جو مسٹر میکسونی کی لڑکی ہیں۔ گرفتار کر لیا ہے۔

مصریوں کی آزادی کیلئے جد وجہد

برلن میں مصریوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں جرمنی انگلستان۔ امریکہ سوئٹزرلینڈ۔ فرانس بلجیم اور اٹلی میں بود و باش رکھنے والے مصری لوگوں کی انجمنوں کے قائم مقام موجود تھے۔ یہ اجلاس بطور مصری نیشنل کانگرس کے منعقد ہوا تھا اسمیں کئی ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جن میں قرار دیا گیا۔ کہ سوڈان مصر میں شامل ہے اور اس کی آزادی لازمی ہے۔ تمام معاہدات جو اسوقت تک انگلستان اور مصر کے درمیان ہو چکے ہیں۔ وہ مسترد سمجھے جانے چاہئیں۔ کیونکہ ان میں مصر کے حقوق میں دست اندازی کیگئی ہے۔ مصر اور سوڈان میں انگریزوں کے کوئی خاص مفاد یا مراعات تسلیم نہیں کی جا سکتیں۔ اس وقت مصر میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کیلئے موجودہ مصری وزارت ذمہ وار ہے۔

قادیان [illegible] ضیاء الاسلام [illegible] قادیان میں چھپکر [illegible] کیلئے شائع ہوا